جذباتِ محبّت

میں اِس نامۂ محبّت کو اپنے پدرِ بزرگوار مکرم
محترم جناب عالی منشی عبدالقادر صاحب
طالب کے اسمِ تقدس مآب پر منسوب کرتی
ہوں، جن کی تربیت نے ناچیز کو اپنے خیالات کو
صفحۂ قرطاس پر نظم [illegible] ظاہر [illegible] کا سلیقہ
سکھایا

فاطمہ صغرا عبد [illegible]
بنگلور سٹی

الکلام برقی پریس بنگلور سٹی



وفورِ مسرّت سے اپنے پیارے بھائی
محمد اصغر علی صاحب سلّمہٗ کی شادی میں
حقیقی جذبات کا اظہار

(از جانب خواہر جان نثار فاطمہ صغرا عفی عنہا)

کیوں نہ قطعۂ بنگلور پہ جنت کا گماں ہے — ہے کونسی یہ عید کہ شادی کا سماں ہے
پھولوں کی مہک نغمہ سرائی عنادل — کس شوخی و انداز سے نرگس نگراں ہے
مسموم ہے ہر سمت فضا باغِ جہاں کی — کس درجہ نسیمِ سحری عطر فشاں ہے
گھنگھور گھٹاؤں کا وہ تھم تھم کے برسنا — پھر آئیں پپیہے کی صدا پی و کہاں ہے
کس طالعِ خورشید کا چمکا ہے ستارا — دلہا وہ بنا کونسا خوش بخت جواں ہے
ہو تمکو مبارک مرے بھائی علی اصغر — ہو تمکو مبارک جو نیا دورِ جہاں ہے
ہوں نعمتیں دُنیا کی بہم دلہا دلھن کو — دیتا یہ دعائیں تمہیں ہر پیر و جواں ہے
ہے ساتھ والدِ امجد کی شفقت — اس وجہ سے علی تجھے اللہ کی اماں ہے
محبوبِ بہن بھائی ہے محبوبِ خلائق — تسخیرِ دل و جاں تری میٹھی زباں ہے
دُنیا کا زر و مال تری چال پہ صدقہ — الفت سے بھرا دل ترے پہلو میں نہاں ہے
ہے رحم تری خو تو مروت تری عادت — کمزوروں کا ملجا ہے تو حرزِ طفلاں ہے
ہے فاطمہ صغرا کی دعا اپنے خدا سے — آباد ہو گھر تیرا جہاں امن و اماں ہے

مبارکباد جشنِ شادی

تیرا آنا خوشی مبارک ہو
یہ سنِ نوشہی مبارک ہو
بن کے آئی بہار تو دل میں
جذبۂ خرّمی مبارک ہو
فرح و بہجت سرور عیش و خوشی
شرکتِ زندگی مبارک ہو
پیارے بھائی کی آج ہے شادی
کھلی دِل کی کلی مبارک ہو
شاد شادی سے ہے تری ہر ایک
دین کی پیروی مبارک ہو
پیارے بھائی و بھابی کو یارب
یہ نئی زندگی مبارک ہو
صغرا کہتی ہے دونوں شاد رہیں
یہ دعائے دلی مبارک ہو

ترانۂ محبت

بفضلِ حق تعالیٰ بن گیا رشکِ قمر دولہا
بصد جاہ و حشم با صد ہزار و کرّ و فر دولہا

نہیں دیکھی کبھی چشمِ فلک ایسی بہار اب تک
نہ دیکھا ہو زمانہ آج تک عالی گہر دولہا

خدا کا شکر ہے مدت کی ارمان آج بر آئی
طفیلِ مصطفےٰ اپنی دعا لائی اثر دولہا

مبارک ہو مرے بھائی کو دلہن بیاہ کر لانا
مبارک ہو قرانِ سعد والشمس و قمر دولہا

سدا دنیا میں ہو شادمان و بامراد ایسا
خوشی سے ایک نئے ماحول میں کر تو بسر دولہا

ترا یہ انقلابِ زندگی ہو کامیاب اصغر
زمانہ ساتھ دے تیرا مطیع سال و دہر دولہا

ہو تیرے سر پہ سہرا خالقِ عالم کی رحمت کا
نچھاور تیرے قدموں پر زر و لعل و گہر دولہا

فرائض کا تو اپنی زندگی میں اہل ثابت ہو
تجھے ہر شغل میں حاصل رہے فتح و ظفر دولہا

کرو دم سورۂ اخلاص پڑھکر رونمائی میں
دلہن لطف و مسرت سے رہے شیر و شکر دولہا

رہے تو سرخرو اور نعمتیں یا دین و دنیا کی
میسر ہوں تجھے برکاتِ حق شام و سحر دولہا

عروسِ نوبہارِ عیش و عشرت ہو تری دلہن
امید و کامرانی نصرت و فتح و ظفر دولہا

دعا کے ساتھ صغرا ختم کرتی ہے کلام اپنا
ترا سرسبز ہو شجرِ تمنا بارور دولہا

نغمہ سرائی خوش آمدید

خدا کے فضل سے گھر آئی رشکِ لقا دلہن
بفرح بہجت و اقبال آئی خوش لقا دلہن

تو آج جسم ترے آنے سے ہم سب شاد و خرم ہیں
ترے آنے کے ہم مشتاق تھے بے انتہا دلہن

تجھے مسعود ہو دن عقد کا اور پیش قیمہ ہو
یہ مستقبل کا آئینہ ہے پہلا دن ترا دلہن

کلی بنکر رہی ماں باپ کے گھر اب تو گل بنکر
معطر کر مشام جان شوہر کا سدا دلہن

مروت خلق و تسلیم و رضا تیری طبیعت ہو
سخن شیریں ملک گیری کا تو مصداق یا دلہن

تمناؤں مرادوں اور ارمانوں سے آئی ہے
تو جنت کا نمونہ اپنا گھر آکر بسا دلہن

غبار آنے نہ دے ہرگز ترے آئینۂ دل پر
تو اپنے فہم و دانائی سے رکھ اسکو صفا دلہن

خجستہ فال نیک اقبال جب آئے بہو گھر کو
تو گھر سسرال کا حسنِ عمل سے جگمگا دلہن

جو تو شاخ ثمر ور بنکے حاصل انکساری کر
خدا تجھکو کرے گا اور عالی مرتبا دلہن

مبارک تمکو پیارے بھائی شادی کا یہ ہنگامہ
مبارک قرب حاصل پھر کو ہو ماہ کا دلہن

جو حاصل تمکو ہے عقل و فہم تو اے میری پیاری
کرو خوشنودیٔ شوہر سے تم انکی جلا دلہن

ہو رشکِ حور جنت گر جوں لباسِ نو عروسی میں
تو رہ ہر وصف میں ایساہی آراستا دلہن

خدا محفوظ رکھے تم کو دنیاوی مصائب سے
یہی صغرا کے دل سے آتی ہے لب پر ندا دلہن

جلوۂ جاناں عزیز از جانِ من برادرم
اصغر علی صاحب سلمہ المنان

کس شان سے دِکھلایا ہمیں آج خدا نے اس حُسنِ دل افروز ضیا بار کا جلوہ

تھیں تشنۂ دیدار آنکھیں تو دل مضطر و بیکل کب آئے نظر شاہدِ دلدار کا جلوہ

صد شکر تمنائے دلی آج بر آئی ہے پیش نظر مطلعِ انوار کا جلوہ

عشرت ہے دلہن تیری تو دولہا ہے خوشی کا یوں ہو گیا فغفور کے دربار کا جلوہ

بے وجہ نہیں نرگسِ شہلا کو تحیّر ہے سامنے اس کے گلِ گلزار کا جلوہ

یہ عقد فرح بخش، برادر کو مبارک بھابی کو مبارک ہو طلبگار کا جلوہ

بلقیس سلیمان کی اُلفت رہے قائم تا حشر رہے صاحبِ دیدار کا جلوہ

صغرا بھی بصد شوق رہی محوِ تماشہ

اس خلقِ مجسم کے خوش اطوار کا جلوہ

مہندی لا

خوش رنگ ہے مہتاب کی رنگت کی ہے مہندی

آئے جو مقابل میں ترے کوئی تو گلرو

کشمیر سے آئی شجر طوبیٰ سے لائی — ...وہ طلعت کی ہے مہندی

کہدیجے اب حور و نہر سے اسے لیجائیں — دلہن کے لگا دست نزاکت کی ہے مہندی

یہ غازۂ گلگوں میں نہاں رنگ شفق ہے — ہے عزت و عظمت کی عنایت کی ہے مہندی

کیا خوب حنائی ہوئی ساچق کی دلہن آج — بیٹھی شب مہتاب سعادت کی ہے مہندی

اس حور شمائل کیلئے باغ عدن سے — لائی ہوں میں افزونی زینت کی ہے مہندی

سورج کی شعاع تاروں کی ضو چاند کی کرنیں — ہوں پیس کے لائی زر و حشمت کی ہے مہندی

اترے نہ کبھی عمر میں اکبار جو چڑھ جائے — یہ عز و وقار اور شرافت کی ہے مہندی

کیا خوب لکھی نظم یہ صغرا امجد تو
کس شوق کی رنگین طبیعت کی ہے مہندی